انوارِ شریعت

سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ——————— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——————— ایک ہزار

ناشر ——————— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——————— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——————— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——————— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

فارجعوا۔ مگر اسکا کام اس سے بھی نہ بنتا کیونکہ یہاں قرآن پاک میں مقالہ کفار نقل فرمایا ہے اس مقدس جزو پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ فتح الباری میں ہے وقالوا اما وقع فی القرآن انما ھو حکایۃ عن قول غیر المؤمنین۔

اب بحمد اللہ مسئلہ واضح و لائح ہو گیا کہ مدینہ طیبہ کو ہرگز یثرب نہ کہا جائے۔ اور یثرب کہنے والے پر استغفار کرنے کا حکم ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتم واحکم۔

کتبہ
العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفی عنہ المعین

وہابیہ کی عیاریاں اور التلبیسات کا افشاء راز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء ملت اہل سنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ

(۱) مخالفین اور وہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شور اٹھایا ہے کیا علی حضرت حکیم امت۔ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے علماء اہل سنت کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے اعلیٰحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یا باطل۔ ہدایت ہے یا ضلالت۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جن علماء کو اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کس وجہ سے۔ کیا از روئے دلائل شرع شریف یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقتہً بحکم حدیث شریف خود کافر بنتا ہے۔ تو مخالفین کا یہ کہنا کہ اعلیٰحضرت کا جو شخص ہم خیال و ہم عقیدہ نہ ہو اسکو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۲) دیوبندی علماء تو کہتے ہیں کہ اعلیٰحضرت نے کتاب حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کے نقل کر کے علماء حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوا لیا ہے۔ چنانچہ ایک کتاب "التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جسکو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے۔ جس پر حرمین شریفین اور ہندوستان کے علماء کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں جس سے سند لاتے ہیں کہ علماء دیوبند کے عقائد پر علماء حرمین شریفین تصدیق فرماتے ہیں۔ لہٰذا استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علماء کرام کا عمل کس پر ہے؟ دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے

یہاں کفر کا کارخانہ ہے۔ جسکو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں کفر کا فتوی دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳) مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ بجالاتا ہو۔ مگر خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی۔ یا ادنی سے ادنی توہین کرنے والا ہو تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبروار بحوالہ کتاب۔ عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے۔ اور عربی عبارات آیت وحدیث جہاں پر آئے مع ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جائے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

المستفتی محمد عبدالحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ موضع نگپور شریف۔ ڈاکخانہ جلال پور ضلع فیض آباد

الجواب بعون اللہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

(۱) وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلحضرت قدس سرہ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض وافتراء خالص ہے۔ اعلحضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا۔ نصوص نقل فرمائیں۔ جن کا آجتک کسی وہابی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ ان امور کا کفر ہونا اور انکے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرفعلی صاحب "بسط البنان" میں لکھتے ہیں جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اور وہی یہ بات کہ جو اعلحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اسکو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اسکا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر۔ توحید ورسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے یعنی انکار کرے کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبریل میں ہے قال ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ۔ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اسکی تقدیر خیر وشر پر ایمان لائے۔ تو جوان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے۔ مومن ہے اور جو ان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اسکو حقیقت ایمان ہی حاصل

نہیں مومن نہیں کافر ہے۔ واللہ سبحانہ تعالٰی اعلم۔

(۲) یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع برید کرکے کفری معنی پہنائے گئے ہوں عبارتیں بلفظہ نقل کی گئی ہیں۔ انہی پر فتوی لیا گیا ہے۔ اُنہی کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو ان کو اختصار کے لئے یکجا کرکے لکھ دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنیٰ رکھتی ہے مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنیٰ پیدا نہیں کئے گئے یہ محض افتراء ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کرسکتا ہے۔ البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" یقیناً "اسم بامسمیٰ" ہے۔ اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے۔ علماء مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے۔ عقیدے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہابی ہندوستان میں کیسکو کہا جاتا ہے؟ اسکی تفصیل میں لکھا ہے "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو" (التلبیسات صفحہ ۳) دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علماء اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع ومکر ہے۔

۲۔ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے کہ "اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے گو سد حلال اور بذلِ جان ومال سے نصیب ہو" (التلبیسات صفحہ ۵) صفحہ ۵ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کو منع کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سنی بن رہے ہیں۔ گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ اب ذرا "تقویۃ الایمان" دیکھئے کہ وہاں سلسلۂ شرکیات میں لکھا ہے "اسکے گھر کی طرف اور دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱) دوسری جگہ لکھا ہے "اور کسی کی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر جانا دور سے قصد کرنا" (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) اس میں صاف بتاتا ہے کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف قصد کرکے سفر کرنا شرک ہے۔ اور "تقویۃ الایمان" کے مصنف اسمٰعیل کی تعریف اسی "التلبیسات" کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے جب وہ ان کا پیشوا ہے۔ اسکی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان۔ اور اس میں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو اس "التلبیسات" میں قربت اور واجب کہنا اور اسکے لئے جان ومال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کتنا بڑا کید اور کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپاکر

کچھ ظاہر کردیا۔

۳۔ "تقویۃ الایمان" میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے لکھا کہ "میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ جانتے ہیں۔ معاذاللہ۔ مگر "التبلیغات" میں ظاہر کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔" (التبلیغات صفحہ ۷) دیکھئے کیسا گرگٹ بن رہا ہے۔

۴۔ "تقویۃ الایمان" صفحہ ۷۸ میں ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" اسی کتاب کے صفحہ ۲۳ میں اولیاء کی نسبت لکھا "کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔" اور "التبلیغات" میں اولیاء کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ "ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بیشک صحیح ہے۔" (التبلیغات صفحہ ۱۱)

۵۔ "التبلیغات" صفحہ ۱۲ میں عبدالوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقے کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہل سنت و علمائے اہل سنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔ مگر فتاوی رشیدیہ میں اچھا بتایا ہے۔ چنانچہ فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸ میں ہے "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔" جلد ۳ صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے "محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا۔"

عقیدہ تو یہ ہے اور "التبلیغات" میں سنی بننے کے لئے ظاہر کیا کہ ہم اسکو خارجی جانتے ہیں۔ کیا مکاری ہے۔

۶۔ ختم نبوت کے متعلق "التبلیغات" میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ "آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے "ولکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا ہم میں سے کوئی اس کے خلاف۔ کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اسلئے منکر ہے نص صریح قطعی کا۔" (التبلیغات صفحہ ۱۴ و ۱۵)

یہاں تو صاف اعلان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور یہ آیت اور احادیث متواترۃ المعنی اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنی میں صریح و قطعی مانا اور اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کیا اور "تحذیر الناس" دیکھئے تو اس میں صفحہ ۳ پر لکھا ہے "عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی

ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

۷۔ "التلبیسات" میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا "البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے" (التلبیسات صفحہ ۱۳) مگر یہ عقیدہ وہابیہ کا عقیدہ اسکے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے جہت و مکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "ایضاح الحق" صفحہ ۳۵ و ۳۶ میں لکھا ہے "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی و عبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات و اثبات رویت بلا جہت و محاذات و اثبات جوہر فرد و ابطال ہیولیٰ و صورت و نفوس و عقول یا بالعکس و نظام در مسئلہ تقدیر و کلام و قول بصدور عالم و امثال آں از مباحث فن کلام و الٰہیات و فلسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں استقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد" یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اسکے خلاف۔

۸۔ "التلبیسات" صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے "جو اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اسکے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے" یہاں تو یہ ظاہر کیا اور پردہ اٹھا کر دیکھئے تو حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرہ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے۔ وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے "تقویۃ الایمان" مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے" دوسری کتاب "براہین قاطعہ" جسکے مصنف بظاہر مولوی خلیل احمد ہیں جنہوں نے "التلبیسات" میں مذکورہ بالا عبارت لکھی وہ "براہین قاطعہ" صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں "اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے" اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار لکھ کر چھاپ چکے "التلبیسات" میں اسکا صریح انکار کر دیا۔

۹۔ "التلبیسات" صفحہ ۱۵ میں ہے "ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی انکے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے"

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہیں۔ اور عقیدہ دیکھئے تو نہایت ناپاک کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے "جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"۔ اور براہین قاطعہ صفحہ ۴۶ میں لکھا "اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں"۔ حقیقۃً عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکہ دینے کے لئے "التلبیسات" میں ظاہر وہ کیا۔

عنا ۱ :- "التلبیسات" صفحہ ۱۹ میں لکھا "اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے"۔ یہاں تو لکھا۔ اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لئے وسعت علم کو ثابت کیا۔ اور حضور کے حق میں اسکے ثبوت کا انکار یہاں جس چیز کو کفر بتایا۔ اس کے قائل خود آپ ہی ہیں۔ براہین قاطعہ صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور "التلبیسات" میں اسکا صاف انکار ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

عــا ۱ :- "التلبیسات" صفحہ ۲۴ میں ہے "جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے"۔

علماء حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ اب یہ دیکھئے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا ہے کون جسکو کفر کہہ رہے ہیں۔ وہ قول کس کا ہے؟ ملاحظہ کیجئے "حفظ الایمان" مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی صفحہ ۷ و ۸ میں ہے "پھر یہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے"۔ دیکھئے وہ کفری قول جس کے قائل کو "التلبیسات" میں کافر کہہ رہے ہیں خود ان کے پیشوا مولوی اشرفعلی کا ہے۔

اسکے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ "التلبیسات" میں اشرفعلی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع برید کرلی کہ "حفظ الایمان" میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا اور "التلبیسات" میں "علم غیب کا اطلاق" لکھا ہے۔ کہاں حکم کرنا کہاں محض

اطلاق اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اگر ان کے نزدیک "حفظ الایمان" والی عبارت صریح کفر نہ تھی تو "التلبیسات" میں اسکو کیوں بدلا؟ کیوں دوسرے لفظوں سے بیان کیا؟ اصل لفظ کو کیوں چھپایا؟ قول کچھ تھا علماء عرب کو کچھ دکھایا:

۲۷۔ مجلسِ مبارک میلاد شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ "التلبیسات صفحہ ۲۴" حاشا ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ آنحضرت کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادتِ شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخواست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔"

دیکھئے یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بتایا جاتا ہے۔ اور اسکو بدعتِ سیئہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا فریب ہے۔ کیونکہ اس میں وہ اسکے منکر ہیں۔ دیکھئے ذیل کے حوالے (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰)

سوال: "مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں"

الجواب: "عقد مجلسِ مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اسمیں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں" اسی فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۱۱ میں ہے۔ **مسئلہ:** "محفل میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایاتِ موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔"

جواب: "ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے" اسی فتاویٰ کے جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں ہے "کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں۔ اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں" انصاف کیجئے کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں۔ اور "التلبیسات" میں ظاہر اس کے خلاف کیا یہ ہیں کیتا دیاں۔ تمام کتاب ایسی ہی مکاریوں سے لبریز ہے چند بطور نمونہ یہاں لکھی گئیں۔ اب دوسرا اندازِ فریب ملاحظہ فرمایئے۔ خود سوالات لکھے خود ان کے جواب دیئے۔ اپنے ہی گھر کے لوگوں تصدیق کرائیں۔ جوابوں میں وہ فریب کاریاں کیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ اب اس مجموعۂ فریب کو حرمین شریفین لے کر پہنچے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور ان سے کسی طرح تصدیق کرالیں تو کہنے کو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علماء حرمین شریفین نے جن بدلگا موں پر کفر کا حکم دیا تھا انہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ ربانی علماء کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں۔ اگر یہ بعید نہ تھا کہ وہ حضرات ان پر فریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے